حاملہ عورت کا انتقال ہو جائے، تو پیٹ میں موجود بچے کے متعلق کیا حکم ہے

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-403

تاریخ اجراء: 07 محرم الحرام 1443ھ /06 اگست 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ڈیلیوری کے دوران حاملہ عورت کا انتقال ہو جائے اور بچہ اس کے پیٹ میں ہی ہو، تو اس صورت میں بچہ کو نکالا جائے گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاملہ عورت کے انتقال کی صورت میں اگر اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہو تو الٹی جانب سے اس کا پیٹ کاٹ کر بچہ کو نکالا جائے گا، ہاں اگر حاملہ اور اس کے بچے دونوں کا انتقال ہو چکا ہو تو پھر ایسے ہی دفن کر دیا جائے گا۔

فتاوی قاضی خان، الاختیار لتعلیل المختار، بحر الرائق، فتاوی اسعدیہ، ردالمحتار وغیرہ میں ہے: واللفظ للاول: وان اضطرب الولد فی بطن امرأۃ حامل قدماتت یشقق بطنھا من الجانب الایسر یعنی اگر حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہو تو اس کا پیٹ الٹی جانب سے کاٹ کر بچہ کو نکال لیا جائے گا۔ (فتاوی قاضی خان، جلد3، صفحہ314، مطبوعہ: کراچی)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "امرأۃ ماتت والولد یضطرب فی بطنھا قال محمد رحمہ اللہ تعالی یشق بطنھا ویخرج الولد لا یسع الا ذلک" عورت انتقال کر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہو، تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ نکال لیا جائے، اس کے علاوہ کوئی گنجائش نہیں۔ (عالمگیری، جلد1، صفحہ157، مطبوعہ: مصر)

بہار شریعت میں ہے: "عورت مر گئی اور اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کر رہا ہے، تو بائیں جانب سے پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا جائے۔" (بہار شریعت، جلد1، صفحہ810، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net